بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۶ | ماہ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | نمبر ۹

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ ❖ روزہ ڈھال ہے

(از جناب مولوی حکیم محمد بشیر صاحب مبارکپوری رحمانی)

یہ رسول خدا فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑہ ہے لیکن تقریباً روزہ کے تمام شعبوں کو حاوی ہے جسکی تفصیل نیچے درج کئے ہوئے بیانات سے واضح ہوگی۔ مناسب ہے کہ پہلے روزہ کی حقیقت اور فضیلت کا ذکر کروں پھر ترتیب وار اُن امور اور احکام کا جو روزے سے متعلق ہیں ❖

روزہ کی حقیقت | روزہ کی حقیقت کو قرآن مجید نے بایں الفاظ بیان فرمایا ہے فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ یعنی صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانا پینا اور ہمبستری کا چھوڑ دینا روزہ ہے۔ تمام عبادات میں نیت کرنا چونکہ ضروری شرط ہے اسلئے روزہ بھی اگر فرضی ہے تو صبح صادق سے پہلے فرضی روزہ کی نیت کرنی چاہئے اور اگر نفلی ہے تب بھی صبح صادق سے پہلے یا کم از کم دوپہر سے پہلے پہلے نفلی روزہ کی نیت کر لینی چاہئے۔ ورنہ روزہ باطل اور لغو ہوگا۔ ہاں نیت کیلئے صرف دل میں ارادہ کر لینا کافی ہے۔ زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

روزہ کی فضیلت | كل عمل ابن ادم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله الا الصوم فانه لي وانا اجزي به (متفق علیہ) یعنی بھلے کاموں کا ثواب حسب خلاص و تقوی دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک زیادہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے حد روزہ کے ماسوا میں ہے کیونکہ روزہ کا ثواب (کامل اخلاص کی وجہ سے) لامحدود ہے۔ فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون (متفق علیہ) یعنی جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ریّان نامی دروازہ صرف اور محض روزہ داروں کے داخل ہونیکے لئے ہے۔ **بھائیو!** جب عام بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اسقدر بے حساب اور

ع‍ــہ جسطرح ڈھال بیرونی دشمنوں کے حملوں کو روکتی ہے اسیطرح روزہ اندرونی جسمانی وروحانی دشمنوں کے حملوں کو روکتا ہے ۱۲ منہ

لامحدود ہیں تو پھر اُن روزوں کا کیا کہنا ہے جو اُسکے خود مقرر کئے ہوئے ہوں اور اسکے بیان کردہ دنوں میں ہوں۔

رمضان کے فضائل شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی رمضان وہ برکت والا مہینہ ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے قرآن پاک سراپا رحمت کو نازل فرمایا۔ کیوں نہ بابرکت اور عظمت وشان والا ہو وہ مہینہ جسکی مبارک رات میں خلاق عالم کا کلام رشد و ہدایت کا پیام رحمت حق کا اکمل ترین انعام فخر انام حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا ہے جسکی یادگار میں ملک الملوک نے اس متبرک رات کو ہمیشہ کیلئے ہزار مہینہ (۸۳ سال ۴ مہینہ) سے افضل واشرف بنایا فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی ہم نے قرآن حکیم کو فضیلت اور بزرگیوں والی رات میں نازل کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ رات کتنی متبرک ہے؟ ہزار مہینے سے بڑھکر ہے۔ احادیث شریفہ میں ہے کہ ماہ رمضان میں رحمت اور جنت کے دروازہ کھول دیئے جاتے ہیں۔ شیطانوں کو جکڑ بند کردیا جاتا ہے۔ روزانہ مہینہ بھر تک اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو ایک بہت بڑی تعداد میں قید سے آزاد کرتا رہتا ہے۔ مومن بندوں کی روزیاں بڑھادی جاتی ہیں۔ جو شخص اس بابرکت مہینہ میں کوئی سی ایک نفل بجالاتا ہے تو اسے فرض کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو شخص کسی ایک فرض کو ادا کرتا ہے تو اُسے ستر فرضوں کی ادائیگی کا ثواب ملتا ہے۔ رمضان کا پہلا دہا اللہ کی رحمتوں کے فیضان کا ہے درمیانی مغفرت اور عفو کا اور آخری عشرہ جہنم سے چھٹکارے کا ہے۔ روزانہ ایک فرشتہ ندا کرتا رہتا ہے کہ اے ثواب اور رحمت کے طلبگار و اچھے کاموں پر لگ جاؤ اور اے بُرے اور گناہ کے کام کرنیوالو گناہ کے کاموں سے رُک جاؤ۔

مسلم دوستو! ہمیں چاہیئے کہ ان متبرک دنوں میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم ذکر اللہ، خیرات وصدقات وزکوٰۃ، وعظ و نصیحت، توبہ واستغفار، مسلمانوں کی خیرخواہی وغیرہ کرتے رہیں اللھم وفقنا۔ انھیں گوناگوں ابدی مسرتوں اور رحمتوں کے حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ جیسی بہترین چیز کو اپنی مہربانیوں سے ہم پر فرض کیا اور قیام اللیل (تراویح) اور اعتکاف وغیرہ امور مسنونہ کو باعث خیر وبرکت بنایا فللہ الحمد۔

رمضان شریف کے روزوں کے فضائل من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)
یعنی جو مومن رمضان کا روزہ ثواب کیلئے رکھیگا تو علاوہ ثواب مذکورہ بالا کے اسکے سارے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا پانی سے افطار کرائیگا اللہ تعالیٰ اس کے کل گناہوں کو معاف فرمائیگا اور اس کو جہنم سے آزاد کریگا اور اسے روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب بھی عطا فرمائیگا۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلائیگا اللہ تعالیٰ اُسے (افطار کے ثواب کے علاوہ) حوض کوثر سے سیراب کریگا کہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا یہانتک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔ وغیر ذلک۔

روزہ کو فاسد اور نکما کرنیوالے امور فحش گندی اور بیہودہ باتیں بکنا چغلی کھانا غیبت کرنا۔ لڑائی جھگڑا کرنا۔ گالی وغیرہ بکنا۔ جھوٹ بولنا وغیرہ روزوں کو نکما اور بے ثواب کردیتے ہیں۔ اللھم احفظنا۔

روزوں کو باطل کرنیوالی چیزیں دانستہ کھانا پینا۔ قصداً قے کرنا۔ حقہ بیڑی وغیرہ پینا۔ تمباکو پان وغیرہ کھانا۔ مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی یا دوا چڑھانا کہ حلق سے نیچے اُتر جائے۔ کھانا پینا یا جماع کرنا رات سمجھکر حالانکہ صبح ہوچکی تھی یا یہ خیال کرکے کہ سورج ڈوب چکا ہے حالانکہ غروب نہیں ہوا ہے۔ مشت زنی (جلق) یا دانستہ جماع کرنا۔ یہ تمام چیزیں روزہ کو توڑنیوالی اور باطل کرنیوالی ہیں

اور بجز اس آخری صورت (دانستہ جماع کرنا) کے کہ اس میں قضا کے ساتھ کفارہ دینا (دو مہینے پے درپے روزے رکھنا اگر اسکی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا) بھی ضروری ہے باقی اور تمام صورتوں میں و نیز بیماری، حمل، حیض، نفاس، رضاعت، سفر وغیرہ جائز عذروں کی بنا پر روزہ نہ رکھنے کی صورت میں صرف قضا ہے۔ یعنی جتنے روزے چھوٹ جائیں۔ اتنے ہی روزے رمضان کے بعد پھر رکھ لے۔ بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ یاد آتے ہی فوراً چھوڑ دے۔

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں تو ہر ایک روزہ کے بدلے میں فدیہ دیں یعنی ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کریں۔

مُردوں کی طرف سے روزہ کی قضا مردوں پر بحالت حیات اگر روزہ یا فدیہ تھا اور بدون ادا کئے مرگئے تو انکے اولیا یعنی قریبی رشتہ داروں کو انکی طرف سے قضا کرنی چاہیئے یعنی ہر ایک روزہ کی جگہ پر روزہ رکھنا چاہیئے۔

سحری اور افطار سحری کھانا مسنون اور باعث خیر و برکت ہے۔ نیز مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان فرق کرنیوالی چیز ہے۔ سحری کیلئے مسنون اور بہتر وقت وہ ہے کہ سحری کھا پی کر فارغ ہوں تو کچھ دیر بعد صبح صادق طلوع ہوجائے اسی طرح افطار کیلئے مسنون اور افضل وقت آفتاب ڈوبتے ہی ہے دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ روزہ افطار کرنیکی دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ پڑھکر کھجوروں سے اگر میسر ہوں ورنہ پانی یا دودھ سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

قیام اللیل یا تراویح من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ) یعنی جو مومن طلب ثواب کیلئے تراویح پڑھیگا اللہ تعالیٰ اسکے سارے گناہ معاف فرمائیگا۔ صحیح حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے تراویح صرف آٹھ رکعت اور مع وتر گیارہ رکعت ثابت ہے بیس رکعت تراویح کسی مرفوع صحیح حدیث یا صحیح اثر سے ثابت نہیں۔ لہذا سنت پر عمل کرنا چاہیئے۔

اعتکاف ھو (المعتکف) یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا (ابن ماجہ) یعنی اعتکاف کرنیوالا ہر قسم کے گناہوں سے باز رہتا ہے اسلئے اُسے ثواب بھی اس بزرگ کے ثواب کے برابر دیا جائیگا جو ہر قسم کی نیکیوں کو کرنیوالا ہے۔ معتکف کیلئے اپنی بیوی سے بوس و کنار اور صحبت وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اور مسجد سے باہر جانا بھی جائز نہیں۔ البتہ مجبوری کی صورت میں ضروریات جیسے پیشاب پاخانہ کیلئے باہر جانا جائز ہے۔

صدقہ فطر اگرچہ روزہ دار نیکیوں کا مجسمہ ہوتا ہے مگر پھر بھی معصوم نہیں۔ اُس سے غلطی اور لغزش ہوسکتی ہے بلکہ ہوجایا کرتی ہے لہذا روزوں کو اس سے پاک کرنیکے لئے صدقہ فطر فرض کیا گیا۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھر الصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین الحدیث یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض کیا ہے تاکہ روزوں کو فحش اور لغویات سے پاک کردیا جائے اور مسکینوں کیلئے خوراک بھی ہوجائے۔ صدقہ فطر ہر شخص پر فرض ہے جسکے پاس عید کے روز اپنی اور اپنے بال بچوں کی ۴۴ باپ کو یا و بیوی کیطرف سے شوہر کو دینا ہوگا۔ صدقہ فطر ان چیزوں سے جو وہاں عام طور پر کھائی جاتی ہیں ایک صاع حجازی ہر ایک کی طرف سے دینا چاہیئے۔ صدقہ فطر عید کے دن صبح صادق کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے مسکینوں پر تقسیم کردینا چاہیئے۔

۴۴ خوراک سے زائد اسقدر موجود ہے کہ اپنے ہر ایک متعلقین مذکورین کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرسکے۔ صدقہ فطر ہر ایک بالغ نابالغ مرد عورت چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔ نابالغ [illegible] کی طرف سے